سیدہ آمنہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اور

مملکتِ سعودیہ کی ستم کاریاں

فیضانِ طیبہ لائبریری

اطلاع کے بعد کتاب ہذا شائع کرنے کی عام اجازت ہے

☆ سلسلہ فیضان نمبر ۷ ☆

نام کتاب : سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور مملکتِ سعودیہ کی ستم کاریاں

ترتیب : فاروق احمد علوی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

نظر ثانی : محمد احمد رضا اعوان (بی۔ایس۔سی انجینئرنگ)

صفحات : ۳۲

ایڈیشن اول : مارچ ۱۹۹۹ء / ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ۔ تعداد : ۲۰۰۰

ایڈیشن دوم : مئی ۱۹۹۹ء / صفر المظفر ۱۴۲۰ھ۔ تعداد : ۱۱۰۰

☆ سرورق پر مزار مبارک کی تصویر مسماری سے پہلے کی ہے ☆

آرٹسٹ : محمد رمضان فیضی

ہدیہ : ۴ روپے کے ڈاک ٹکٹ

نوٹ : اس کتاب کو ملک کے کونے کونے میں پہنچانے کے لیے صاحبانِ استطاعت، فی سینکڑہ ۳۰۰ روپے میں منگوا کر تقسیم کر سکتے ہیں

☆ ملنے کے پتے ☆

۱۔ فیضان طیبہ لائبریری ۵۔بی اعوان پارک نزد نورانی مسجد شاہ کمال اچھرہ لاہور

۲۔ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور فون : ۷۲۲۵۶۰۵

۳۔ ادارہ معارف نعمانیہ ۳۲۳۔ شادباغ لاہور فون : ۶۲۷۷۸۳۸

۴۔ بزم رضویہ ۳ / ۱۴ ۷ داتا نگر بادامی باغ، لاہور۔ ۵۴۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترتیبِ سخن

۸۲
۹۲
مکہ مدینہ
مکتبہ
فیضان عطار
کاموں کے ضلع گوجرانوالہ
محلہ سوداگران جامع مسجد عمر (رضی اللہ عنہ) روڈ

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۔	ترتیبِ سخن	۱
۲۔	اھداء	۲
۳۔	پیش لفظ	۳
۴۔	مقدمہ	۴
۵۔	حضور ﷺ کے نسب کا مقام و مرتبہ	۸
۶۔	فضائلِ حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ	۱۱
۷۔	فضائلِ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ	۱۱
۸۔	فضائلِ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا	۱۲
۹۔	ذکرِ ایمانِ والدین مصطفیٰ ﷺ	۱۶
۱۰۔	قبورِ مومنین کی عظمت	۲۳
۱۱۔	سیدہ اُم رحمۃ للعالمین کی قبر انور کی رقت آمیز بے حرمتی	۲۵
۱۲۔	تاریخِ مملکت سعودیہ	۲۷
۱۳۔	علامہ اقبال کا پیغام ابن سعود کے نام	۳۱
۱۴۔	حواشی	۳۲

اھداء

میں اس مضمون کو اپنے تمام معاونین، اراکین اور بزرگوں کی طرف سے بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں پیش کرتا ہوں۔ اور آپ ﷺ کی بارگاہ میں التجاء کرتاہوں کہ

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

ہم آپ کی بارگاہ میں کوئی چیز بھی پیش کرنے سے قاصر ہیں جس پر دعوی کر سکیں کہ وہ کامل اور عظیم ہے۔ مگر آپ ﷺ کی تعریف و توصیف اور مقام و منزلت کے مطابق آپ ﷺ کی والدہ محترمہ سیدہ طاہرہ، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو خراجِ تحسین پیش کرنا چونکہ ہر مؤمن دل کی آواز ہے، اس لیے ہم نے یہ عاجزانہ کوشش کی ہے، اور بڑی محبت و چاہت سے آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اسے پیش کرتے ہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

کرم و رحمت سے نوازیے اور اس کاوش کو قبول فرمایئے۔ آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمنِ الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدہ الانبیاءِ خاتم النبیین رحمۃ للعلمین و علی آلہِ واصحابہ اجمعین

ہمیں دلوں کو تڑپا دینے والی، پہاڑوں کو چیر دینے والی اور دماغوں کو جنجھوڑ دینے والی، روح فرسا خبر پہنچی کہ سعودی عرب میں مکہ المکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام ابواء پر موجود حضور ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کو منہدم کر دیا گیا ہے اور زائرین کے دلوں کو تڑپانے کے لیے راستے میں شیشے اور غلاظت کے ڈھیر لگائے گئے ہیں۔ دنیا بھر میں اس خبر نے اہل سنت مسلمانوں کو انتہائی کرب و غم میں مبتلا کر دیا ہے۔ انہوں نے پاکستان بھر میں احتجاجی تحاریک، پریس کانفرنس، جلسے اور جلوس منعقد کیے جو تاحال جاری ہیں۔ اس ضمن میں فیضان طیبہ لائبریری میں بھی خصوصی اجلاس ہوئے اور مزید جدوجہد کی شکل میں یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

سیدہ، طاہرہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کچھ لکھنا، ہم اپنی زندگی کا عظیم ترین عمل تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ اس بحر علم کے کچھ موتی اکٹھے کر کے پیش کر رہے ہیں۔ اس عمل میں ہماری قابلیت کا کسی طور پر دخل نہیں بلکہ یہ رب العالمین کی عنایت و کرم اور رحمت للعالمین ﷺ کے وسیلہ پاک کا صدقہ ہے۔ فیضان طیبہ لائبریری کی جانب سے اس کتاب کو شائع کرنے کا شرف ہماری آرزو تھا۔ جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فضل نے تکمیل تک پہنچایا۔ اس کتاب کے پہلے ایڈیشن کی پذیرائی کے بعد مزید ترامیم کے ساتھ نیا ایڈیشن پیش کر رہے ہیں۔ جو قارئین اس کا مطالعہ کریں دوسروں کو بھی پڑھنے کو دیں اور اس کی مزید اشاعت میں ادارہ کے معاون بنیں۔

مقدمہ

الحمدلله رب العالمين الذى خلق الانسان فى احسن تقويم وعلمه البيان ومن على المومنين اذبعث فيهم رسول من انفسهم يتلوا عليهم آياته ويزكيهم و يعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفى ضلال مبين، وافضل الصلوة والسلام على سيد الخلق و امام الانبياء محمد ﷺ رحمة للعالمين الذى ارسل هاديا للضالين و بالمؤمنين رؤف رحيم.

اللهم انا نسئلك علما نافعا و الهداية والرشاد واغفرلنا ولوالدينا وللمؤمنين الى يوم القيامة ربنا اتنا من لدنك رحمة وهيى لنا من امرنا رشدا

امابعد: اسلام سے قبل عرب و عجم میں جہالت عروج کو پہنچ چکی تھی، رنگ و نسل کے امتیازات، آقا و غلام کا فرق، ظالم کی ستم کاری، عورتوں کی بے حرمتی، تذلیل اور قتل ان کے لیے معمولی بات تھی، شرک و کفر کے بڑے بڑے گڑھ قائم تھے، سورج، چاند، ستارے، آگ، پانی، درخت پتھر غرض کہ مظاہر فطرت کی ہر اس چیز کی پوجا ہوتی جو ان کے تصرف سے باہر ہوتی۔ اس دور میں ایک خاندان ایسا بھی تھا جو اولادِ حضرت آدم علیہ السلام سے ابراہیم علیہ السلام تک اور ابراہیم علیہ السلام سے حضور اکرم ﷺ تک کفر و شرک سے پاک رہا۔ اس خاندان کی عظمت اور خصوصیات شروع ہی سے اہل عرب میں مانی گئیں۔ یہ لوگ موحد تھے اور اطاعتِ الٰہی اپنا اہم فریضہ سمجھتے تھے۔ اس خاندان میں حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ جو حضور اکرم ﷺ کے دادا تھے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جن کے نام میں ہی رب کائنات کی غلامی اور بندگی کا عنصر عیاں ہے والدِ مصطفیٰ ﷺ تھے۔

جس خاندان کی شان و عظمت، پاکیزگی و طہارت، عفت و عصمت پر ناز کیا جا سکتا ہے وہ یہی خاندان تھا۔ اور اُم رحمتہ للعالمین ﷺ سیدہ، طاہرہ، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا کیا کہنا، وہ تو شرم وحیاء کا پیکر تھیں۔ اللہ رب العزت نے ان کے شکم و آغوش کو معلم کائنات ﷺ کی ولادت و پرورش کے لیے منتخب فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ پاکیزگی اور طہارت عطا فرمائی تھی کہ جب محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہو، تو کل دنیا والے ان پر انگلی نہ اٹھا سکیں۔ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ وہ جس خاندان میں پیدا ہوئے وہ مشرکانہ اور کافرانہ روایات کا امین تھا (معاذ اللہ) کوئی انہیں معصیتوں میں گھرا ہوا خیال نہ کر سکے کہ ساری عمر پیغمبر ﷺ ان کی بخشش کی دعا مانگتے رہے بلکہ رب العالمین نے سیدہ طاہرہ، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد زیارت قبر کی اجازت دی اور ان کے لئے استغفار و مغفرت سے منع فرمایا۔۔۔۔ کہ یہ تو پہلے ہی پاکدامن اور گناہوں سے پاک ہیں۔ (سبحان اللہ)

وقت گزرتا گیا۔ اس خاندان کی عظمت و بلندی حضور اکرم ﷺ کی حیات ظاہری میں عروج کو پہنچی اور اہل عرب ان کی صداقت و امانت کے چرچے کرنے لگے۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو انہیں مقام ابواء پر دفن کر دیا گیا تھا۔ یہ مبارک قبر آج سے کچھ عرصہ پہلے تک تو سلامت تھی مگر اب آل سعود و آل شیخ کی مہم جفاو ظلم کا نشانہ بن گئی ہے۔

انہوں نے جنت البقیع سے لے کر مکۃ المکرمہ تک کے تمام قیمتی آثار کو مٹا دیا تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں اپنے اسلاف کی نشانیاں تک بھول جائیں۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مزارات کو بھی زمین بوس

کیا گیا اور اب آہ!۔۔۔ سیدہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر کے نشان کو بھی مٹا دیا گیا ہے۔۔۔ کاش!

کہ یہ زمین پھٹے اور یہ سب فنا ہو جائیں۔۔۔ کیا۔۔۔ ان پر تعلیماتِ نبوی ﷺ کا ذرا بھر بھی اثر نہیں ہوا؟۔۔۔ ہمارے نبی رحمۃ للعالمین ﷺ نے ایسی قبروں کو مٹانے کا حکم نہ دیا بلکہ تعلیم اُمت کی غرض سے خود زیارت کو جایا کرتے مگر یہ آل سعود و شیخ کا ٹولہ نئی شریعت نافذ کرنے چلا ہے اور اسلاف کے آثار کا دشمن ہو گیا ہے۔

آل سعود و شیخ نے اپنے ظلم کا آغاز آج سے تقریباً 75 سال قبل کر دیا تھا اور 1924ء سے صحابہ کرام، انبیاء کرام اور خاندان نبوت رضوان اللہ اجمعین کی قبروں کے نہ صرف گنبد و مزارات مٹانے شروع کر دیئے بلکہ انہیں، ان توحید پرستوں اور اللہ تعالیٰ کی معرفت و پہچان کروانے والوں کی قبروں پر ﴿شرک﴾ کی من گھڑت داستان آویزاں کی اور یہودی و طاغوتی سازشوں کے جال میں پھنس کر انہیں تہہ و بالا کر دیا۔۔۔ انہیں یہ "شرک" نہ کسی مندر، نہ کلیسا اور نہ آتش خانوں میں نظر آیا صرف انہیں مبارک شخصیات کی قبروں میں نظر آیا۔

؎ ان زلف کے اندھوں کو الٹا نظر آتا ہے

ہم نے اس کتاب میں مقام سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور ان کے ایمان پر دلیل قائم کرنے کے علاوہ آل سعود و شیخ کی ستم کاریوں پر مختصر بحث کی ہے۔ دعا کریں کہ رب العزت اور اس کے پیارے حبیب ﷺ اس قلیل کوشش کو قبول فرما کر ہمیں نظر شفقت و شفاعت سے نوازیں۔ (آمین ثم آمین)

حضور اکرم ﷺ کے سلسلہ نسب کا مقام و مرتبہ

"حضور اکرم ﷺ کے سلسلہ نسب کی ایک ایک کڑی، جس سے آپ ﷺ کا سلسلہ پیدائش مربوط ہے، نجابت و شرافت اور عزت و نیک نامی کا پیکر تھی۔ آپ ﷺ کے سب آباء و اجداد، نانیاں اور دادیاں نہایت پاکباز، نیک اور باوقار خواتین تھیں۔ آپ ﷺ کے تمام بزرگ' شرعی نکاح سے پیدا ہوئے تھے۔ شرافت نسبی آپ ﷺ کی امتیازی خصوصیت ہے"۔[۱]

"آپ ﷺ کے حسب و نسب اور خاندان کی شرافت و عظمت کی شہادت ابوسفیان جیسے مخالف نے بھی سرعام ہرقل کے دربار شاہی میں دی تھی" [۲]

حضور اکرم ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنے اسلاف کی طرح بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ وہ جود و سخا اور فیاضی میں سارے عرب میں مشہور تھے۔ بیت اللہ کے زائرین کی خدمت کے لیے ہر وقت سرگرم عمل رہتے، بے کسوں اور مظلوموں کی فریاد رسی اور اعانت میں کبھی سستی نہ کرتے۔۔۔۔ ملت ابراہیمی اختیار کر کے پکے موحد بن گئے تھے۔۔۔۔۔ وہ مستجاب الدعوات بھی تھے اور الفیاض اور شیبۃ الحمد کے القاب سے مشہور تھے۔[۳]

۱۔ قرآن کی گواہی

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے وَ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ [۴]

اور تمہارے والد (ابراہیم علیہ السلام) کی قسم اور اس کی اولاد کی، کہ تم (اس سلسلہ نسب میں) ہو۔

قرآن حکیم میں اس آیت کا انگلش ترجمہ یوں ہے

And by your father and his progency (5)

قرآنِ حکیم کی اس آیت کے تحت امام السیوطی لکھتے ہیں۔

واخرج الفریابی وعبدبن حمید و ابن جریر وابن المنذر و ابن ابی حتم من طریق عکرمه عن ابن عباس قال:

(الوالد الذی یلد) [٦]

یعنی وہ والد جن سے آپ ﷺ کی ولادت ہوئی اس میں حضور اکرم ﷺ کے سلسلہ نسب، کی حضرت آدم علیہ السلام تک گواہی بھی موجود ہے اور سرکار ﷺ کے والد گرامی کی شان بھی موجود ہے۔

(ب) طہارت نسب

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتیٰ کنت فی القرن الذی کنت فیه [٧]

"میں حضرت آدم کی اولاد میں سے بہتر گروہ کی طرف منتقل ہوا یہاں تک کہ اس گروہ میں مبعوث ہوا جس میں اب ہوں"۔

مولانا محمد یسین قصوری اپنی کتاب ﴿والدینِ مصطفیٰ﴾ میں صفحہ ۳۴ پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کا حوالہ یوں دیتے ہیں۔

قال رسول الله ﷺ: ما ولدنی من سفاح الجاهلیة شئی ما ولدنی الا نکاح الاسلام [٨]

(ج) خاندانی عظمت و مقام

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا پھر اس کے دو گروہ بنائے تو مجھے ان دونوں میں سے بہترین گروہ میں منتقل فرمایا پھر ان کے مختلف قبائل بنائے مجھے ان میں سے بہترین قبیلے میں بنایا، بس میں گھر کے لحاظ سے تم سے بہتر ہوں اور ذات کے اعتبار سے بھی تم سے افضل ہوں [٩]

(د) حضور ﷺ کے شان نسب پر اشعار

الحافظ شمس الدین بن ناصر الدین الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

تنقل احمد نوراً عظیما تلا لا فی جباہ الساجدینا

احمد ﷺ کا نور عظیم منتقل ہوتا رہا اور سجدہ کرنے والوں کی جبینوں میں چمکتا رہا

نقلب فیھم قرناً فقرناً الی ان جاء خیر المرسلینا

ان میں ایک گروہ سے دوسرے کی طرف منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ افضل رسل بن کر تشریف لائے

خفظ الا لہ کرامۃ لمحمد آباء ہ الا مجاد صونا لاسمہ

اللہ تعالیٰ نے کرامات کو محمد ﷺ کے لیے مخصوص کیا آپ کے آباء بزرگ ترین ہستیاں ہیں آپ ﷺ کے نام کی برکت سے ان کی آبرو محفوظ رکھی گئی۔

ترکوالسفاح فلم یصبھم عارہ من آدم حتی ابیہ و امہ[۱۰]

انہوں نے ہر بدی کو چھوڑے رکھا اس کی طرف سے کوئی عار نہ پہنچا آدم علیہ السلام سے چلے یہاں تک کہ اپنے والد اور والدہ کے ہاں جلوہ افروز ہوئے۔

(ر) خاندانِ نبوت کے ناموں کی عظمت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ انتہائی دلکش انداز میں خاندان نبوت کے ناموں کا مفہوم بیان فرماتے ہیں۔ "حضور اکرم ﷺ کے والد ماجد کا نام پاک عبداللہ رضی اللہ عنہ کہ افضل اسمائے امت ہے۔۔۔۔ والدہ ماجدہ کا اسم مبارک آمنہ رضی اللہ عنہا کہ امن و امان سے مشتق اور ایمان سے ہم اشتقاق ہے۔ جد امجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ شیبۃ الحمد، کہ اس پاک ستودہ مصدر سے اطیب واطہر مشتق' محمد و احمد و حامد و محمود ﷺ کے پیدا ہونے کا اشارہ تھا۔ جدہ ماجدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ، اس پاک نام کی خوبی اظہر من الشمس ہے۔ حدیث میں حضرت بتول زہرا رضی اللہ عنہا کہ وجہ تسمیہ یوں آتی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس کا نام فاطمہ رضی اللہ عنہا اس لیے رکھا کہ اسے اور اس سے عقیدت رکھنے والوں کو نارِ دوزخ سے آزاد فرمائے۔ (سبحان اللہ)

حضور اکرم ﷺ کے جد مادری یعنی نانا وہب رضی اللہ عنہ جس کے معنی عطا و بخشش، ان کا قبیلہ بنی زہرا جس کا حاصل چمک و تابش جدہ مادری یعنی نانی صاحبہ برہ رضی اللہ عنہ یعنی نیکو کار"۔

اعلی حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ پورے خاندان اور آپ ﷺ کی پرورش و تعاون میں حصہ لینے والے ناموں کی تشریح بیان کرنے کے بعد جاندار تبصرہ فرماتے ہیں کہ:

"اے چشم انصاف! کیا ہر تعلق، ہر علاقہ میں ان پاک مبارک ناموں کا اجتماع محض اتفاقی بطور جزاف تھا؟ کلا واللہ، بلکہ عنایت ازلی نے جان جان کر یہ نام رکھے۔ دیکھ دیکھ کر یہ لوگ چنے پھر محلِ غور ہے جو اس نورِ پاک کو برے نام والوں سے بچائے وہ اسے برے کام والوں میں رکھے گا اور برا کام بھی کونسا معاذ اللہ شرک و کفر حاشا ثم حاشاء اللہ اللہ!

دائیاں مسلمان، کھلائیاں مسلمان مگر خاص جن مبارک پیٹوں میں محمد ﷺ نے پاؤں پھیلائے جن طیب مطیب خونوں سے اس نورانی جسم میں ٹکڑے آئے وہ معاذ اللہ چنین وچناں حاش للہ کیونکر گوارہ ہو"۔ آپ کے خاندان کے متعلق اعلیٰحضرت کا فتوی یہ ہے کہ وہ نجات پانے والے ہیں۔

اعلی حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اس کے علاوہ علماء و مجتہدین کا خصوصاً ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔"امام حجۃ الاسلام محمد محمد غزالی و امام اجل امام الحرمین و امام ابن السمعانی و امام کیا ہراسی و امام اجل قاضی ابو بکر باقلانی حتی کہ خود امام مجتہد سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کی نصوص قاہرہ موجود ہیں، جن سے تمام آباء و امہاتِ اقدس کا ناجی ہونا کالشمس والامس روشن و ثابت ہے۔ بلکہ بالاجماع تمام آئمہ اشاعرہ و آئمہ ماتریدیہ سے مشائخ بخارا تک سب کا یہی مقتضائے مذہب ہے۔ **کما لا یخفی علی من له اجالة نظر فی علمی الاصولین** [11]

۱۔ فضائل حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ :

حضور اکرم ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ انتہائی نیک اور عظیم شخصیت کے حامل تھے۔ جب رمضان کا مہینہ آتا تو آپ حرا پہاڑ پر چڑھ جاتے اور پورا مہینہ شہر کے مساکین و فقراء کو کھانا کھلاتے پہاڑ پر اس لیے تشریف لے جاتے کہ لوگوں سے یکسو ہو کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال میں غور و فکر کر سکیں۔[۱۲]

۲۔ فضائل حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ :

ا۔ نام کی وجہ شہرت

حضور اکرم ﷺ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبدالدار تھا۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مطابق آپ کی ولادت ۵۵۴ء میں ہوئی۔ جس سال ان کی طرف سے اونٹ کا فدیہ دیا گیا تھا اس موقع پر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ یہ عبداللہ ہے چنانچہ اس کے بعد ان کا یہی نام مشہور کیا۔[۱۳]

آپ کی کنیت ابو قثم تھی اور ابو محمد اور ابو احمد بھی کہلاتے تھے۔ جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے بڑے لاڈلے اور محبوب بیٹے تھے۔ وہ حسن سیرت اور حسن صورت کا بڑا حسین امتزاج تھے۔[۱۴]

(ب) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نکاح

آپ کا نکاح بنو زھرہ کی نیک پاکباز خاتون حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا بنت وھب بن عبد لمناف بن زھرہ بن کلاب بن مرّہ سے ہوا یہ سلسلہ نسب حضور ﷺ کے ددھیال اور ننھیال میں کلاب بن مرہ پر مل جاتا ہے۔[۱۵]

(ج) وفات

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تقریبا سات ماہ قبل ولادت مصطفیٰ علیہ السلام سے وفات پا چکے تھے۔ آپ دار نابغہ میں اس جگہ دفن کیے گئے جو دار الصغری میں داخل ہوتے وقت بائیں سمت واقع ہے۔ (نابغہ بنو عدی بن نجار قبیلہ سے تھا)۔[۱۶]

(د) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر مرثیہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے مرثیے کے یہ اشعار کہے:

عفا جانب البطحاء من ال هاشم وجاور لحداً خرجاً فی الغماغم

آج وادی لبطحا آل ہاشم سے خالی ہو گئی اور اس نے غماغم کے باہر ایک لحد میں سکونت اختیار کر لی

دعته المنایا دعوة فاجابها وما ترکت فی الناس مثل ابن هاشم

انہیں موت نے بلایا جسے انہوں نے مان لیا ان کی موت نے ان جیسا کوئی فرزند لوگوں میں نہیں چھوڑا

عشة راحوا یحملون سریره تعاوره اصحابه فی التزاحم

جس شب کو لوگ ان کا جنازہ لے کر چلے تو ہجوم کی وجہ سے ان کے ساتھیوں کا چلنا مشکل ہو گیا

فان تک غالته المنون وریبها فقد کان معطاء کثیر التراحم [۱۷]

اگرچہ موت نے انہیں ہم سے چھین لیا ہے لیکن (ان کی یہ یادگار باقی رہے گی کہ) وہ بے حد فیاض اور بہت نرم دل تھے

۳۔ فضائل حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

(ا) سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا نام و لقب

حضور اکرم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا، طہارتِ نفس، شرافت نسب، عزت و وجاہت، عفت و عصمت اور پاکبازی میں بے مثال تھیں اور اپنی قوم میں سیدة النساء کے لقب سے مشہور تھیں

بقول ابن کثیر: وهی یومئذ سیدة نساء قومها. [۱۸] اور

بقول الطبری: وهی یومئذ افضل امراة من قریش [۱۹]

﴿آپ قریش کی سب سے زیادہ فضیلت مآب اور محترم خاتون تھیں﴾

حضرت عبداللہ و آمنہ رضی اللہ عنہا کا نکاح چاہ زمزم کی کھدائی کے دس سال بعد ہوا۔[۲۰]

(ب) حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا اور ولادتِ رحمۃ للعالمین ﷺ

حضور اکرم ﷺ کی ولادت مبارک سے پہلے آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے عجیب و غریب خواب دیکھے جن سے آپ ﷺ کی عظمت و جلالت پر روشنی پڑتی ہے۔ جب آپ ﷺ شکم مادر میں تھے تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے ایک نور دیکھا جو شام کے محلات کو روشن کر رہا تھا یہی نور آپ ﷺ کی ولادت کے وقت انہوں نے فی الواقع بچشم خود ملاحظہ فرمایا۔[۲۱]

حضور اکرم ﷺ کو سب سے پہلے آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے تقریباً سات روز تک دودھ پلایا تھا۔[۲۲]

(ج) سیدۃ النساء کا حضور ﷺ کے ساتھ آخری سفر مبارک:

﴿حضور اکرم ﷺ جب چھ برس کے ہو گئے تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے آپ ﷺ کے دادا کے ننھیال دکھانے کے لیے سفر یثرب (مدینہ) کی تیاری کی۔ ایک اونٹ پر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سوار ہوئیں اور دوسرے پر حضور اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی خادمہ ام ایمن۔۔۔۔انہوں نے بنو عدی بن النجار کے ہاں دار النابغۃ میں قیام فرمایا ایک ماہ بعد واپس لوٹیں تو راستے میں بیمار ہو کر مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام ابواء پر اپنے معصوم اور پیارے لال ﷺ کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے دیکھتے ابدی نیند سو گئیں اور وہیں مدفون ہوئیں۔(۲۳)

(د) وقتِ وصال سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی وصیت و پیغام

اُم سماعہ اسماء بنت ابی رحم اپنی والدہ سے راوی ہیں جسے امام ابو نعیم نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں بطریق محمد شہاب الزہری بیان کیا کہ وہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے وقت حاضر تھیں تو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے

اپنے حسین ور حیم بیٹے کی طرف دیکھا اور کہا :

بَارَكَ فِيكَ اللهُ مِن غُلَامِ　　يَاابنُ الَّذِی مِن حَومَةِ الحَمَامِ

پیارے بیٹے اللہ تعالی تجھے برکتوں سے نوازے　اے بیٹے تیرا والد عظیم تھا وہ اپنی قوم کا سردار تھا

نَجَابِعَونَ المَلِكِ المنعَامِ　　فُودِیَ غَدَاةَ الضَّربِ بِالسَّهَامِ

جس نے مالک الملک کی مدد سے نجات پائی جن کی زندگی بچانے کے لیے بوقت سحر تیروں کا قرعہ ڈالا گیا۔

بِمِائَةٍ مِّن اِبِلِ السُّوَامِ　　اِن صَحَّ مَا ابصَرتُ فِی المَنَامِ

جن کی خاطر سو اونٹ قربان کیے گئے اگر اترا جو کچھ مجھ کو خواب میں نظر آیا

فَانتَ مَبعُوثُ اِلَی الاَنَامِ　　تُبعَثُ فِی الحِلِّ وَفِی الحَرَامِ

تو اللہ تعالی کی طرف سے لوگوں پر نبی بنایا جائے تو اسی دین پر حلال و حرام کا حکم دینا

تُبعَثُ فِی التَّحقِيقِ وَالاِسلَامِ　　دِينُ اَبِيكَ البَرِّ اِبرَاهَامِ

تو جس پر معبوث ہو گا وہ اسلام ہے　جو تیرے نیک باپ ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے

فَاللهُ انهَاكَ عَنِ الاَصنَامِ　　اَن لاَّ تُوَالِيهَا مَعَ الاَقوَامِ [۲۴]

میں اللہ تعالی کی قسم دے کر تجھے بتوں سے منع کرتی ہوں کہ قوموں کے ساتھ ان کی دوستی نہ کرنا

ثم قالت: کل هی میت و کل جدید بال و کل کبیر یفنی و انا میتة و ذکری باق وقد ترکت خیراً وولدت طهراً ثم ماتت. [۲۵]

"اس کے علاوہ آپ نے ہر چیز کے فانی ہونے اور اپنے ذکر کی بلندی کا تذکرہ کیا کہ اس کی وجہ یہ ہو گی کہ میں نے اپنے لخت جگر کو چھوڑا ہے"۔

اس وصیت میں توحید پر یقین اور شرک کے رد کے ساتھ ساتھ ملتِ ابراہیم کے دین کا اقرار بھی ہے جو ایمان کامل کی ہی نشانی ہے اور مزید یہ کہ رسالت محمد مصطفیٰ ﷺ کا واضح اعتراف موجود ہے جو عظیم تر ہے۔ سبحان اللہ ثم سبحان اللہ

(ر) وفات سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا پر جنات کا نوحہ

علامہ زرقانی نے اپنی کتاب میں اس روح پرور نوحہ کا ذکر کیا ہے۔

نبکی الفتاة البرة الامینه　　ذات الجمال العفة الرزینة

ہم ایک جوان، نیک اور امین خاتون پر روتے ہیں جو صاحب جمال اور مرقع عفت وحیاء ہے

زوجة عبدالله و القرينه   ام نبی الله ذی السکینه

جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں اور صاحبِ سکینہ نبی اللہ ﷺ کی ماں ہیں

وصاحب المنبر بالمدینه   صارت لدی حفر تها رهینة [۲۶]

اور جو مدینہ کے منبر پر جلوہ افروز ہوں گے آپ کی قبر ہمارے پاس بنی ہم ان کے مرہون ہیں۔

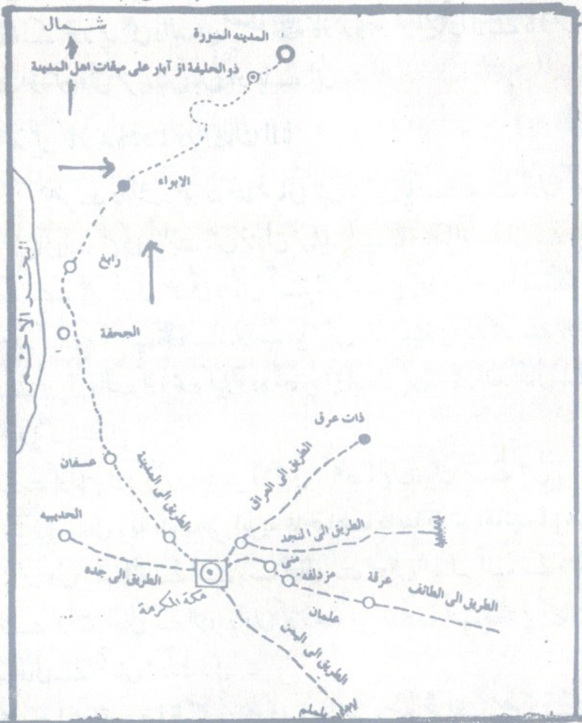

نقشہ میں جس راستہ کی نشان دہی کی گئی ہے۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان یہ راستہ تقریبا ۵۰۰ کلومیٹر ہے۔ جسے چھوڑ کر آج کل نیا راستہ بنایا گیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ اسی راستہ سے گزر کر حجتہ الوداع کے لئے تشریف لائے اس میں مقام ابواء واضح ہے۔ ابواء ایک گاؤں کا نام ہے جس کے قریب پہاڑی پر حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک موجود تھی۔

ذکر ایمانِ والدینِ مصطفیٰ ﷺ

اگرچہ ایمان کی دلیل کلام سابق سے ظاہر ہو چکی مگر روایات میں معجزہ مصطفےٰ ﷺ کے طور پر بھی والدینِ مصطفےٰ ﷺ کا زندہ ہو کر ایمان لانے کا ذکر ملتا ہے جس سے مؤمن دل مزید باغ باغ ہو جاتے ہیں۔

(۱) والدین کا زندہ ہونا اور ایمان لانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "نبی پاک ﷺ نے حجون گھاٹی کی طرف پریشانی اور غم کی حالت میں نزول فرمایا۔ آپ ﷺ جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا وہاں کھڑے رہے۔ پھر خوشی خوشی واپس آئے میں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ ـــــ اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا، تو اس نے میری والدہ کو زندہ کیا تو وہ مجھ پر ایمان لائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو واپس کر دیا"۔[۲۷]

ایک روایت کو امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۱۱ھ) یوں بیان کرتے ہیں:

انہ ﷺ سئال ربہ ان یحی ابویہ فاحیاھما فامنا بہ ثم اماتھما [۲۸]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے اپنے ربّ تعالیٰ سے سوال کیا کہ آپ کے والدین کو زندہ کرے تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو زندہ کیا، دونوں آپ ﷺ پر ایمان لائے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں موت دی"۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، سید شریف مصری کے حواشی کتاب درّ سے یہ اشعار نقل کرتے ہیں۔

آمنتُ اَنَّ اَبَاالنبیِّ وَ اُمُّہ ۔۔۔ اَحیا ھُمَا الحیُّ القَدِیرُ البَارِی

میں ایمان لایا کہ نبی ﷺ کے والد اور والدہ کو ابدی زندہ قادر مطلق خالق عالم نے زندہ کیا

حتّیٰ لَقَد شَھِدَ لَہ بِرِسَالَۃ ۔۔۔ صِدقُ فَذَاکَ کَرَامَۃُ المُختَارِ

یہاں تک کہ ان دونوں نے حضور اقدس ﷺ کی پیغمبری کی گواہی دی اے شخص اس معجزے کی تصدیق کر کہ مصطفیٰ ﷺ کے اعزاز کے واسطے ہے

وَبِهِ الحَدِيث وَمَن يَّقُولُ بِضُعفِهِ فَهُوَ الضَعِيفُ عَنِ الحَقِيقَةِ عَارِ [۲۹]

اور اس باب میں جو حدیث وارد ہوئی جو اسے ضعیف کہے وہ خود ضعیف اور علم حقیقت سے خالی ہے۔

(ب) ایمان کے خلاف احادیث کی صحیح سمجھ

حضور اکرم ﷺ کے ارشادات کریمانہ کو صحیح طرح پر سمجھنے کے لیے عشق مصطفیٰ ﷺ ہونا انتہائی ضروری ہے اور ساتھ ہی احادیث کی اصل حقیقت صرف وہی کھول سکتے ہیں جو اصول حدیث کے علم سے کلی طور پر واقف ہوں۔ عام طور پر دو احادیث مغضوبین بڑے فخر سے بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایک حدیث جو امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میرے والد کہاں ہیں۔ فرمایا آگ میں۔۔۔۔ اور پھر یہ بھی فرمایا کہ میرے اور تمہارے والد آگ میں ہیں۔اور امام ابوداؤد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی والدہ کے لیے اللہ تعالی سے مغفرت کی اجازت چاہی تو اجازت نہ ملی۔ ان احادیث پر محدثین نے جو عظیم بحث کی ہے اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے کہ:

جس حدیث میں یہ ارشاد نقل کیا گیا کہ "تمہارا اور میرا والد آگ میں ہے" تو اس روایت سے اتفاق ہی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کی سند میں حماد بن سلمہ عن ثابت عن انس ہیں اور دیگر روایات جن کی سند میں معمر کا نام شامل ہے انہوں نے یہ الفاظ روایت ہی نہیں کیے بلکہ کہا ہے کہ "جب کافر مرے تو اسے آگ کی بشارت دو"۔ اب دونوں باتوں میں بڑا فرق ہے۔ اور حماد والی سند پر علامہ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں :فان حمادا تکلم فی حفظه و وقع فی احادیثه مناکیر ذکروا ان ربیه دسها فی کتبه و کان حماد لا یحفظ محدث بها فوهم فیها و من ثم لم یخرج له البخاری شیئا ولا خرج له

مسلم فی الاصول الا من روایته عن ثابت[۳۰]

مزید فرمایا قال الحاکم فی المدخل: ما خرج مسلم لحماد فی الاصول الا من حدیثه عن ثابت و قد خرج له فی الشواهد عن طائفة.

مندرجہ بالا کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ حماد کے حفظ پر علماء نے کلام کیا کہ وہ حدیث کا حافظ نہ رہا تھا یعنی اس کا حافظہ خراب تھا اور امام بخاری و مسلم تعلیقات میں بطور شہادت ان کی روایت لائے ہیں نہ کہ دلیل و حجت کے طور پر اور حاکم کا قول یہ ہے کہ امام مسلم رضی اللہ عنہ نے ان کی روایت نہیں لی۔ سوائے اس ایک حدیث کے ۔اسی حماد بن سلمہ پر علامہ ابن حجر العسقلانی رضی اللہ عنہ نے مقدمہ فتح الباری میں سوء حفظ کی تصدیق کی ہے[۳۱]

اب سوء حفظ سے حدیث پر کیا اثر ہوا یہ ہم اصول سے دیکھتے ہیں:

سوء الحفظ:ان کان لازما .فالشاذ.علی رای.اوطارئا فالمختلط.

یعنی یاداشت کی خرابی کبھی کبھار ہو تو حدیث شاذ ہوگی اور اگر حافظہ دائمی کمزور ہو تو حدیث مختلط ہوگی۔

ومتی توبع السئی الحفظ بمعتبر و کذا المستئور و المرسل و المدلس صار حدیثهم حسنا لا لذاته بل بالمجموع.

اور جب خراب یاداشت والا راوی موافقت کیا گیا' کسی معتبر راوی کے ذریعے اور اسی طرح مستور راوی' اور مرسل حدیث اور مدلس روایت' تو ان سب کی حدیثیں حسن ہو جائیں گی' مگر بالذات نہیں بلکہ مجموعہ کے اعتبار سے۔اور جب موافقت مجموعہ کے اعتبار سے ہوگی تو زیر بحث حدیث اور راوی کی موافقت تو کسی معتبر راوی کیا' کسی معمولی راوی نے بھی نہ کی' بلکہ واقعہ کو جب دیگر روایات میں دیکھا گیا تو ان میں ایسے الفاظ نہیں ہیں جن کا ذکر ادھر آیا پس یہ راوی کا وہم ہے حدیث نہ ہوئی۔

(ج) امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مذہب:

بعض لوگ حضرت امام الاعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ

الزام دیتے ہیں کہ ان کا فتوی اس کے خلاف ہے لیکن اس بارے میں یہ بیان زیادہ قوی ہے کہ ایسا قول امام اعظم رضی اللہ عنہ سے ثابت ہی نہیں، اور یہ کہنا امام اعظم رضی اللہ عنہ پر ایک الزام سے کم نہیں کیونکہ فقہ اکبر کے درست و مستند نسخوں میں یہ الفاظ نہیں ملتے۔ علامہ ابن حجر مکی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فقہ اکبر کے حوالے سے یہ عبارت ابو حنیفہ محمد بن یوسف بخاری کی ہے ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کی ہر گز نہیں۔" [۳۲]

اگرچہ بعض لوگوں نے ملا علی قاری کی کتاب یا کسی قول سے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ انہوں نے والدین مصطفیٰ ﷺ کے خلاف لکھا مگر انکا توبہ کرنا اور اپنے موقف سے رجوع ثابت ہے "نبراس" کے حاشیہ میں ہے:

لا یلیق ذلك له و نقل توبته عن ذلك فی القول المستحسن کہ ایسا کرنا ان کو لائق نہیں تھا بہر حال مستحسن قول کے مطابق ان کی توبہ اور رجوع منقول ہے۔

پس مذاہب اربعہ، فقہ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی، والدین مصطفیٰ ﷺ کے ایمان کے قائل ہیں اور یہی جمہور **اہلسنت وجماعۃ** کا مذہب ہے جس سے کسی صاحب حق کو انکار نہیں۔

(د) اے مؤمن۔۔۔ دل سے پوچھ، مُلا سے نہ پوچھ

اب ایک بات مؤمن اپنے دل سے پوچھیں کہ جس پتھر پر قدم ابراہیم علیہ السلام پڑیں وہ مقام ابراہیم پر محفوظ ہو جائے، جس پہاڑ پر سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے سعی کی وہ عمل رکن حج قرار پائے، جس مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام ٹھہرے رہے اس مچھلی کا پیٹ خوشبو سے معطر ہو جائے، ایسی زمین جس سے نبی اکرم ﷺ کا جسم انور مس ہو وہ عرش و کعبہ سے افضل ہو (جیسا کہ مرقاہ شرح مشکوہ میں ہے) اور حضور اکرم ﷺ کے گھر سے منبر تک، جنت کا حصہ قرار پائے۔۔۔ لیکن کیا جہاں والدہ مصطفیٰ ﷺ سیدہ آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی بات ہو اور ان کی شفقت میں نبوت کے پروان چڑھنے کی بات ہو تو وہاں کفر کے فتوے

دیے جائیں ؟ ۔۔۔جہاں انبیاء کرام کے قیام کی جگہوں کو اللہ تعالیٰ اپنی نشانیاں قرار دے' وہاں وہ پاکیزہ شکم جس سے نور مصطفیٰ علیہ السلام کا ظہور ہو' اسے صاحب ایمان ماننے سے انکار کرنا جہالت نہیں تو پھر کیا ہے ؟

اے مؤمن دل! ذرا سوچ تو سہی کہ جب روز قیامت محبوب رب العالمین علیہ السلام شفاعت کا اذن پاکر شفاعت کر رہے ہوں گے۔رب کائنات' غفار الذنوب اپنی تمام نعمتوں کو اپنے اطاعت گزار بندوں پر نچھاور کر رہا ہو گا تو اس روز انبیاء کرام کے والدین پر کتنے احسانات کیے جائیں گے۔ شہداء عظام اور حفاظ کرام کے والدین کی تاج پوشی ہو رہی ہو گی۔ ننھے ننھے بچے اپنے والدین کی مغفرت کا وسیلہ بن جائیں گے لیکن کیا صرف والدین مصطفیٰ علیہ السلام اس سے محروم رہیں گے ؟ معاذ اللہ' ہر گز نہیں۔بلکہ ہم سب کو شفاعت مصطفیٰ علیہ السلام کا قائل رہنا چاہیے کیونکہ آپ کی شفاعت نہ صرف اس اُمت بلکہ پچھلی اُمتوں کے لیے بھی فائدہ مند ہے چنانچہ شفاعت کی دلکش تصویر کسی شاعر نے یوں کھینچی ہے۔

کوئی قریب ترازو کوئی لب کوثر — کوئی صراط پر ان کو پکارتا ہو گا
کسی طرف سے سدا آئے گی حضور علیہ السلام آئیں — نہیں تو دم غریبوں فیصلہ ہو گا
کوئی کہے گا دوہائی یا رسول اللہ علیہ السلام — تو کوئی تھام کے دامن مچل رہا ہو گا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

ڈر تھا عصیاں کی سزا اب ہو گی یا روز جزا
دی ان علیہ السلام کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں' وہ بھی نہیں

اے والدین مصطفےٰ علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لگانے والو!

تم نے قلب منور و اطہر ذات مصطفیٰ علیہ السلام کو بہت اذیت دی ہے۔۔۔امام ابن حجر مکی کی روایت کے مطابق ما احسن قول الموفقین فی

هذه المسئلة الحذر من ذکرهما ینقص فان ذلك قد یوزیه ﷺ بخبر الطبرانی لا توزوا لاحیاء بسبب الاموات.[۳۳]

کیا خوب قول ہے بعض علماء کا، جنہیں اس مسئلہ پر توقف ہوا کہ دیکھ والدین کریمین کو نقص کے ساتھ ذکر کرنے سے بچ کہ حضور ﷺ کو ایذا ہو گی کیونکہ طبرانی میں فرمایا مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو تکلیف مت دو۔

عقیدہ اہل سنت کے مواقف تو سرکار ﷺ حیاتِ حقیقی، دائمی اور ابدی کے ساتھ متصف ہوئے اور امت کے حال پر نگہبان و شاہد ہیں ان سے بے خبر کیسے ہو سکتے ہیں پھر قرآن نے کہا: ﴿بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے﴾ اور آگے فرمایا﴿ اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے کیے (بلا قصور) تکلیف دیتے ہیں ان کے سر بہتان اور کھلا گناہ ہے﴾ اس لیے والدین کریمین پر برا گمان و عقیدہ ایسے لوگوں پر عذاب جہنم کی نوید پر کافی ہو گا۔

کسی نے مسلم کی روایت سے استدلال کرنیکی کوشش کی کہ حضور ﷺ کو زیارت قبر کی اجازت ملی تھی نہ کہ ان کے لیے مغفرت کے طلب کرنے کی۔ اور اپنی اس بات پر گمانِ بد یہ کیا کہ اُم مصطفیٰ ﷺ مومنہ نہ تھیں (معاذ اللہ)۔

ذیل میں ایسے منکرین کا پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے

★ اولاً: یہ کج فہمی، بد ظنی اور جہالت اس حقیقت کو کیسے پائے کہ جہاں رب العزت نے مشرکین کی طلب مغفرت سے منع فرمایا وہاں ان کی قبروں پر جانے سے بھی منع کیا۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿آپ ﷺ نہ کسی کافر کے مرنے پر اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور نہ قبر پر کھڑے ہوں﴾[۳۵]

تو حضور اکرم ﷺ کو والدہ ماجدہ مومنہ صادقہ کی زیارتِ قبر کی اجازت دینا کسی خاص عمل پر دال ہے کہ یہ ہرگز کسی مشرک و کافر کے لیے نہیں ہو سکتی

اور مغفرت ودعا کی کیا ضروت تھی کیونکہ مغفرت تو گناگار کے لیے طلب کی جاتی ہے۔ ورنہ کل کو یہی کہتے پھرتے کہ والدین کریمین خطار کار تھے۔ اس لیے نبی ﷺ مغفرت کی دعائیں مانگتے رہے (نعوذ باللہ) اس لیے رب العزت نے فیصلہ فرمادیا کہ یہ مومن ہیں ان کی طرف معصیت کا گمان نہ کرنا۔۔۔۔ سبحان اللہ۔

کاش! جاہل وبدنصیب اس بات کو سمجھ لیتے کہ یہ بد عقیدگی ان کی ذاتی کج روی سے پیدا ہوئی ہے۔

★ ثانیا: یہ کہ ان تک کسی رسول کی دعوت نہ پہنچی ہو اور وہ زمانہ فترت میں تھے تو وہ مکلف نہ ہوں گے۔ اس لیے استغفار کی ضرورت نہیں۔ جس طرح بچوں کی نماز جنازہ میں دعائے مغفرت کی بجائے انہیں اپنی مغفرت کا وسیلہ بنایا جاتا ہے۔ ذرا بچے کی دعائے جنازہ تو پڑھو۔

★ ثالثاً: یہ کہ جس مبارک ماں کے شکم اطہر میں جلوہ گر رہ کر آپ ﷺ نے تمام عالمین کو جلوہ نور ورحمت کیا ہو وہ جہنم میں کیوں جائے گا۔

★ اربعاً: یہ کہ وہ پیغمبر ﷺ جو اپنی اُمت میں صحابہ کرام کو جنت تقسیم فرمارہے ہوں۔ ابو بکر فی الجنة، عمر فی الجنة، عثمان فی الجنة، علی فی الجنة وہ اپنے والدین کے بارے میں ہرگز بے خبر نہیں ہیں اور انہیں بہت عظیم مقام مل چکا ہے۔

★ خامساً: کفار میں ابولہب کا آپ ﷺ کے یوم ولادت پیر کے دن عذاب میں تخفیف ہونا اور ابو طالب کے بارے میں یہ فرمانا کہ میں نے انہیں آگ میں سراپا ڈوبا ہوا پایا تو ٹخنوں تک کھینچ لیا۔ یہ روایت صحیحین میں موجود ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جنہوں نے اسلام قبول نہ کیا یا اعلان نہ کیا ہو وہ رب کائنات کے کرم سے نوازے جارہے ہیں اور یہ سب ان کے سرکار ﷺ سے تعلق کی وجہ سے ہے تو جب سرکار ﷺ یہ کرم عام فرماتے ہیں تو اپنے والدین پر کیوں نہ رحمت وشفقت کا انعام کیا ہوگا۔

پس مومنِ کامل یہ سمجھنے میں قطعی وہم نہ رہا کہ وہ والدین مصطفیٰ ﷺ

کے بارے میں کیا عقیدہ رکھے۔ یقیناً اس کا دل یہ گواہی دے گا کہ وہ مؤمن و مسلم، صادق واطہر تھے۔

قبور مؤمنین کی عظمت

(ا) مؤمن کو قبر میں خوش خبری

اس فصل میں یہ بیان ہو گا کہ ایک عام مومن کی قبر سے شریعت ذرا بھر بے ادبی برداشت نہیں کرتی تو گمراہ لوگ اور انبیاء، اولیاء، اور صالحین کی قبروں سے بد ظنی پیدا کر کے یا ان کی بے حرمتی کر کے کیا انجام پائیں گے۔

ابن منبہ نے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ﴿مؤمن کو اس کی قبر میں سب سے پہلی بشارت میں کہا جاتا ہے کہ تمہیں اللہ تعالی کی خوشنودی اور جنت کی خوشخبری ہو اور تمہارا آنا مبارک ہو﴾[۳۷]

(ب) اللہ تعالی کی رحیمی و کریمی

ابن مندہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالی بندے کے ساتھ بہت کچھ کرم فرمائے گا جب کہ اسے قبر میں اتار دیا جائے گا﴾[۳۸]

(ج) مُردوں کی حرمت و عزت

علامہ محقق ابن ہمام صاحب فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

الاتفاق علی حرمة مسلم میتة کحرمته حیًا. [۳۹]

یہ امر متفق علیہ ہے کہ مردہ مسلمان کی عزت زندہ جیسی ہے۔

(د) مُردوں کو تکلیف دینا

المیت یؤذیه فی قبره مایوذیة فی بیته. [۴۰]

مردہ کو وہی چیزیں تکلیف پہنچاتی ہیں جو اس کے گھر میں تکلیف دیتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ سے روایت فرماتے ہیں :

اذی المؤمن فی موته کاذاه فی حیاته [٤١]

مومن کو مرنے کے بعد اذیت دینا ایسا ہی ہے جیسا اسے زندگی میں اذیت دینا۔

(ر) قبر پر بیٹھنے کی ممانعت

احادیث میں قبر پر بیٹھنے والوں کو نہ صرف منع کیا گیا بلکہ یہ بھی بتایا گیا کہ اس طرح صاحب قبر کو ایذا پہنچتی ہے۔ مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا :

لَاَن یَجلِسَ اَحَدُکُم عَلَی جَھرَۃَ فَتَحرِقُ ثِیَابَه فَتَخلِصُ اِلیَ جِلدِہِ خَیرُلَه مِن اَن یَجلِسَ عَلیَ قَبرِ [٤٢]

ترجمہ : یہ بات کہ تم میں سے کوئی آگ پر بیٹھے اور اس کے کپڑے کھال تک جلادے اس سے بڑھ کر ہے کہ وہ قبر پر بیٹھے۔ یعنی قبر پر بیٹھنا اس عمل سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

(س) مردوں کی قبر مسمار کرنا

ابوداؤد وابن ماجہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کرتے ہیں :

کسر عظم المیت واذاہ ککسرہ حیًا [٤٣]

مُردوں کی ہڈیوں کو توڑنا اور اسے تکلیف دینا مثل زندہ کی ہڈیوں کے توڑنے کے ہے۔

ان روایات کی موجودگی میں نتیجہ قطعی یہی ہے کہ صحابہ کرام و صحابیات رضوان اللہ اجمعین کے آثار و نقوش مٹانا سخت ظلم ہے زمانہ حال میں سیدہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر شہید کی گئی کہ جن کی زیارت کرنا سنت مصطفیٰ ﷺ و سنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور مقام رقت و خشوع ہے۔ جس کی دلیل کے لیے ذیل میں درج روایت منکرین کے درد کے لیے کافی وشافی ہے۔

حضور اکرم ﷺ ایک ہزار مسلح مجاہدین کو ہمراہ لے کر بمقام ابواء پر والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے اور وہاں آپ ﷺ پر رقت طاری ہو گئی اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی فرط تاثر سے رو پڑے۔ [۴۴]

سیدہ اُم رحمۃ للعالمین ﷺ کی قبر انور کی رقت آمیز بے حرمتی

یہ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ بمطابق جنوری ۱۹۹۹ء کا واقعہ ہے جب مقام ابواء پر سرکار دو عالم ﷺ کی پیاری والدہ ماجدہ سیدہ طاہرہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کو بلڈوزر سے منہدم کر دیا گیا اور اس جگہ کو کئی فٹ تک کھودا بھی گیا اور اسے تلپٹ کر دیا گیا تھا۔ اور وہ پتھر جن پر ماضی میں زائرین نے نشان کے طور پر سبز رنگ کیا تھا کچھ پہاڑی کی ڈھلوان پر اور کچھ ایک جانب ڈھیری کی شکل میں پڑے تھے۔ راقم الحروف نے عینی شاہدین میں سید محمد اخلاق صاحب سے براہ راست ملاقات کی ہے اور اس واقعہ کی تفصیلات سے آگاہی پائی ہے۔

وہ جگہ جو بنی آدم پر رحمت برسانے والے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی والدہ کی آرام گاہ بنی اس کے ساتھ یہ سلوک۔۔۔

آہ! ساری انسانیت کی مائیں ایک طرف کہ کسی کے شکم سے رحمۃ للعالمین ﷺ کا وجود محال ہے اور وہ ماں ایک طرف کہ جن کی قبر انور کے نشان کو مٹانے کی جسارت، دیدہ دلیری اور جفاکشی کی اعلیٰ مثال ہے۔

آہ! وہ ماں کہ جس کے جگر گوشہ نے ساری زندگی امت کی راہنمائی کی انہیں صراط مستقیم پر چلایا، ان کی شان میں اتنی بڑی بے ادبی اور گستاخی۔۔۔

آہ! وہ ماں کہ جس نے اپنے راج دلارے بیٹے کے بارے میں عظیم خواب دیکھے کہ یہ پوری انسانیت کی نگہبانی کرے گا۔۔۔ اس ماں کی قبر پر اتنا بڑا تبرا۔۔۔۔

آہ! ساری کائنات میں کوئی کسی کافر کی ماں کو بھی گالی نہیں دیتا مگر ام سید المرسلین ﷺ پر یہ ظلم اور انتہاء پسندی۔۔۔۔

آہ! زمانہ نبوت میں کافروں کو بھی یہ جرأت نہ ہوئی اور نہ آج تک ہوئی تھی کہ سیدہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر کو اکھیڑتے مگر یہ کام نام سے

مسلمانوں اور اسلام کے ٹھیکے داروں کے ہاتھوں انجام کو پہنچا۔۔۔۔۔

آہ! کسی کی ماں سے ایسا سلوک روا نہیں کیا جاتا، مگر رحمت دو جہاں ﷺ جنہوں نے دنیا جہاں کی ساری مؤمن عورتوں کو شفقت و محبت سے نوازا اور معاشرے کے ناسوروں سے بچا کر اس کا عظیم مقام متعارف کروایا ان کی والدہ کے ساتھ نام نہاد آل سعود و شیخ کی یہ حرکت۔۔۔۔

آہ! رحمۃ للعالمین ﷺ ساری دنیا میں ماؤں کی عزت و عصمت کی حفاظت کی تلقین کی ان کے قدموں میں جنت کی بشارت دی اور ان کی ناراضی پر سزا کی خبر دی آج آپ ﷺ کی والدہ کی قبر مبارک کے نشان و آثار کو کوئی محفوظ نہ رکھ سکا۔

آہ! قرآن حکیم نے ماں کی شان و عظمت کے تذکرے کیے۔ احادیث میں ماں کی اطاعت و خوشی سے رضائے الٰہی کو مشروط کیا گیا مگر اسی قرآن و حدیث کی دعوت میں نام نہاد اسلام کے ٹھیکے داروں کو شرک نظر آیا۔۔۔۔

آہ! آج پوری امت مسلمہ کے سینے میں خنجر گاڑا گیا ہے اور تعلیمات اسلام کی توہین کی گئی ہے۔ اگر ان قبروں کو مسمار کرنا ہوتا تو خود حضور اکرم ﷺ اپنی والدہ اور دیگر اصحاب بدر وغیرھا کی قبروں کو مسمار کرتے۔۔۔۔ مگر آپ نے تو ارشاد فرمایا تھا انہیں اذیت نہ دو۔۔۔۔ آج پوری امت مسلمہ نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اسلام کے ساتھ یہ فریب و دجل نام کے مسلمان کر رہے ہیں۔ در حقیقت اسی آل سعود و شیخ کی تاریخ ایسے ہی اذیت ناک واقعات سے پرُ ہے۔۔۔۔ جس کا اندازہ مملکتِ سعودیہ کی تاریخ کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔

تاریخِ مملکتِ سعودیہ

(ا) آل سعود کی تباہ کاریاں

جنگ عظیم میں ترکوں کی شکست میں جزیرہ نمائے عرب قبائل میں صوبہ نجد کا قبیلہ سعود شامل تھا۔ جو انگریزوں سے معاہدہ کے مطابق باغیانہ چالوں سے جزیرہ نمائے عرب پر تسلط قائم کرنے کے خواہاں تھے۔ یہ بادشاہت کے حصول کے لیے حرمین میں داخل ہوئے اور 1925ء تک مکہ مدینہ اور جدے پر قبضہ کرنے کے بعد 1926ء میں نجد و حجاز کی بادشاہت کا اعلان کیا۔ یہ لوگ زمانہ نبوی ﷺ میں دیر سے ایمان لائے مگر اسلام سے منحرف ہونے میں جلدی کی۔ سعودیوں کے اس قبیلے میں منکرین زکوٰۃ کا فتنہ بھی اٹھا۔[۴۵]

(ب) آل شیخ (تحریک نجدی) کی ستم کاریاں

شیخ نجدی نے اپنی تحریک کی ابتداء مزارات کو مسمار کرنے سے کی۔ ۱۲۰۷ھ میں ابن سعود کا بیٹا سعود احساء پر حملہ آور ہوا وہاں پر خونریزی اور ہلاکت کا بدترین مظاہرہ کیا۔[۴۶]

جنت المعلیٰ (مکہ المکرمہ کا مشہور قبرستان) اور جنت البقیع (مدینہ المنورہ کا مشہور قبرستان جس کی مقدس خاک میں خاندان نبوت کے گہرِ دلربا سو رہے تھے حضرت عبدالمطلب، ابو طالب، ورقہ بن نوف، خدیجہ الکبریٰ، عباس، حلیمہ سعدیہ، امہات المومنین رضی اللہ عنہم، آپ ﷺ کی صاجزادیاں اور صاجزادگان، صحابہ کرام، مشائخ اور ناموران اسلام رضوان اللہ اجمعین، انہیں لوہے کے مشینی ہلوں سے برابر کر ڈالا۔ کہیں سڑکیں کھلی کرنے اور کہیں توسیع پسندانہ منصوبوں کے نام پر یہ دل آزار منظر کشی داغی گئی۔

محترم صلاح الدین محمود اپنے دکھوں کی داستان کا اختتام کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں: ”کسی نقش اول کو عقیدے کی قلت نے مٹایا تو کسی کو دل کی قلت

نے۔ اور جو نقش ان دنوں کی گرفت میں نہ آسکے تو ان کو بے اعتنائی اور جمالیاتی حسن کے فقدان نے۔۔۔ اگر کبھی بر سر اقتدار لوگوں سے اس شکست و ریخت کے عمل کے بارے میں پوچھو تو اول تو اس بر صغیر کے محبت کے مارے مسلمانوں کو اس لائق ہی نہیں سمجھا جاتا کہ ان کو کوئی جواب دیا جائے۔ اگر کوئی مجبور کرے تو پھر دو الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں یعنی "توسیع" اور "شرک"۔۔۔ کیا توسیع اس انداز، حوصلے اور قرینے کے ساتھ نہ کی جاسکتی تھی کہ جس طرح ترکوں نے کی۔۔۔؟ اور کیا شرک کو مٹانے کا طریقہ صرف یہی تھا کہ حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا کی قبر کے نشان کو مٹادیا جائے"۔۔؟[۴۷]

(ج) آہ! کس کو سنائیں۔۔۔ اس ظلم کی داستاں

اسلام کی فطری استعداد قوت جذب و کشش اور جامعیت و اکملیت نے اس کو چاروں طرف پھیلایا کہ کوئی بڑی سے بڑی رکاوٹ اس کی راہ میں حائل ہونے سے قاصر تھی۔ حزب الشیاطین کے لشکر چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے، کفر و شرک کی یلغار اسے تہہ وبالا کرنے پر تلی رہی، کہیں جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوئے اور کہیں رفض و خروج کے فتنے اسے زیر کرنے آئے۔ مگر یہ بقعہ نور کبھی ان فتنوں کا شکار نہ ہوا نہ ہو سکے گا۔

؎ نور خدا کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اسے راہِ عروج پر رکھنے کے لیے ہر زمانے کے مردان عشق نے اپنی حیات و ممات کی بازی لگائی اور ہاتھ، زبان اور قلم کے زور سے دشمن کی صفوں کو نظر ماتم کر دیا۔ لشکر باطل کی بساط الٹ دی گئی اور سازشوں کے جال بکھیر دیئے گئے۔

مملکت سعودیہ میں آل سعود کی گل کاریاں کسی اہل فکر و دانش سے چھپی نہ رہیں کہ اسلام کے نام زیب داستان کرتے ہوئے اہل عرب کی زبانوں پر

ایسی پابندی لگائی کہ صدائے لاالہ کی آواز جسے مشرق و مغرب میں یہود و نصاری کی جڑیں فنا کرنا تھیں انہیں سے مغلوب ہوئے بیٹھی ہے۔

ڈاکٹر علامہ اقبال فرماتے ہیں:

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لاالہ الااللہ

یوں لگتا ہے کہ وہاں کا قانون تصور ربوبیت سے خالی ہو کر طاغوتی پنجے کا اسیر ہو گیا ہے وہاں پر اہل قیل و قال پابند مقال ہیں۔

یہ دستور زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

ایک رکن حکومت شیخ عبدالعزیز عتیقی نے فرمایا۔۔ کہ نجدی قوم، بدعت اور کفر کے استحصال کو اپنا پہلا فرض خیال کرتی ہے اور اس مسئلہ میں وہ دنیائے اسلام کے مصالح کی کوئی پرواہ نہیں کرے گی خواہ دنیائے اسلام خوش ہو یا ناراض۔[۴۸]

مصنف نے مزید لکھا ہے کہ وہاں جس قدر مزارات پر گنبد بنے ہوئے تھے۔ ان سب کو گرا دیا اور مشاہد کے تمام آثار کو مٹا دیا۔ اسی سال سعود نے حضرت امام حسن، حضرت طلحہ اور دیگر صحابہ رضوان اللہ عنہم کے مزارات کو بھی منہدم کر دیا اور اس سلسلہ میں بے شمار مسلمانوں کا بے دریغ قتل عام کیا۔[۴۹]

(د) نام نہاد بت شکنوں کے خلاف۔۔۔۔ اقبال کا جہاد بالقلم

ڈاکٹر حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ عنہ نے انہیں منکرین کے خلیے فرمایا تھا کہ:

ہاتھ بے زور ہیں الحاد سے دل خوگر ہیں — اُمتی باعث رسوائی پیغمبر ﷺ ہیں
بت شکن اٹھ گئے، باقی جو رہے بت گر ہیں — تھا ابراہیم علیہ السلام پدر اور پسر آزر ہیں
بادہ آشام نئے بادہ نیا خم بھی نئے — حرم کعبہ نیا، بت بھی نئے تم بھی نئے

(ز) توسیع کا بہانہ ۔۔۔۔ مزاراتِ مقدسہ کا انہدام

۱۹۲۶ء میں جنت البقیع سمیت دیگر مزارات کو منہدم کرنے کی خبر ملی انبیاء یا صحابہ کی طرف کسی بھی حیثیت سے نسبت رکھنے والے مقامات، مآثر ہیں اور قرآن و حدیث اور آثار سلف میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو ان مآثر پر عمارتوں کے بنانے یا ان کے نزدیک مساجد بنانے سے منع کرتی ہو بلکہ قرآن و حدیث اور سیرت و آثار میں ان کا ذکر کثرت سے موجود ہے۔ اس بنا پر ایسی جگہوں کو منہدم کرنا شدت و غلو کی اعلیٰ مثال ہے جس کی کوئی شرعی توجیہ تو نہیں ہے۔ غیر شرعی امور مسلمانوں سے سرزد ہوں تو ان کی تربیت کرنا ضروری ہے لیکن یہ نہیں کہ مقاماتِ مقدسہ کو مسمار کر دیا جائے۔

آج امت مسلمہ اس کے لیے مشترکہ لائحہ عمل طے کرے اور بین الاقوامی سطح پر یہ فیصلہ کرے کہ دنیا جہاں میں تمام مقدس مقامات، انبیاء، صحابہ کرام، شہداء و اولیاء و صالحین کے آثار و باقیات کا تحفظ مشترکہ ذمہ داری ہو گی اس پر کسی ایک حکومت کے قابض ہو کر مسمار کرنے کا کوئی حق نہ ہو گا بلکہ یہ مقامات مقدسہ جس مملکت کی حدود میں واقعہ ہوں وہ اسے امانت سمجھ کر تحفظ دے گی۔

سعودی حکمرانوں کی مشرک نوازیاں

سعودی عرب کے کنگ فیصل نے گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھائے

(روزنامہ "نوائے وقت" ۱۱۔ مئی ۱۹۵۵ء)

دوسرے کنگ سعود نے ارلنگٹن کے قبرستان میں ایک مشرک کی قبر پر پھول چڑھائے

(روزنامہ "نوائے وقت" ۲۔ فروری ۱۹۵۷ء)

سعودیہ کے اس وقت کے وزیر دفاع اور موجودہ کنگ فہد نے جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول چڑھائے

(روزنامہ "کوہستان" ۲۔ فروری ۱۹۵۷ء)

یہ ایسے لوگ ہیں جو غیر مسلموں کی قبور پر پھول چڑھانا اور زیارت کرنا تو جائز سمجھتے ہیں مگر مؤمنین کی قبور کی بے حرمتی کرتے اور زیارت کو شرک قرار دیتے ہیں اور ساتھ ہی انہیں مسمار کر ڈالا۔ کیا یہی دین ہے کہ کفار کے در پر حاضریاں دیں اور مؤمنین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبور مسمار کرتے پھریں؟

شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال کا پیغام ۔۔۔۔۔ ابن سعود کے نام

تو ہم آں مے گیر از ساغر دوست　　　　که باشی تا ابد اندر بر دوست

اے عبدالعزیز (ابن سعود) تو بھی ساغر دوست سے شراب عشق پی لے تا کہ تجھے محبوب ﷺ کے پہلو میں رہنا نصیب ہو

سجودے نیست اے عبدالعزیز ایں　　　　بروبم از مژہ خاک در دوست

میں یہاں سجدہ نہیں کر رہا بلکہ در دوست کی خاک اپنی پلکوں سے صاف کر رہا ہوں

تو سلطان حجازی من فقیر ام　　　　ولے در کشور معنی امیر ام

اے ابن سعود تو حجاز کا سلطان اور میں ایک فقیر ہوں لیکن ولایت معنی کا اسیر ہوں

جہانے کوز تخم لا الہ است　　　　بیا بگر بآغوش ضمیرم

آ میرے آغوش ضمیر میں وہ جہاں دیکھ جو لا الہ کی اساس پر پیدا ہوا

مسلمانیم و آزاد از مکانیم　　　　بروں از حلقہ نہ آسمانیم

ہم مسلمان قید مکان سے آزاد ہیں ہم تو آسمانوں کے حلقوں سے باہر ہیں

بما آموختند اں سجدہ کزوے　　　　بہاے ہر خداوندے بدانیم

ہمیں ایسا سجدہ سکھایا گیا ہے جس سے ہم ہر خداوند (معبود باطل) کی قیمت پہچانتے ہیں

زا فرنگی صنم بیگانہ تر شو　　　　کہ پیانش نمی آرزو مہک جو

فرنگی بت سے لا تعلق ہو جا کیوں کہ اس کے عہد و پیان کی قیمت ایک جو کے برابر بھی نہیں ہے

نگاہے دام کن از چشم فاروق رضی اللہ عنہ　　　　قدم بے باک نہ در عالم نو [۵۰]

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے نگاہ قرض لے، اور بے باکی سے نئے جہاں میں داخل ہو (اہل مغرب پر اعتبار نہ کر)

حواشی

(۱) حضرت محمد رسول ﷺ شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جامعہ پنجاب لاہور ص ۴

(۲) ایضاً ص ۴

(۳) ایضاً ص ۹ کالم ۳

(۴) قرآن حکیم : البلد / ۳

(۵) Translation Dr. A. Majeed Auolakh: Pg 878

(۶) امام جلال دین سیوطی : الدر المنثور فی التفسیر الماثور جلد ۱۰، ص ۵۹۳

(۷) امام محمد بن اسماعیل بخاری : صحیح بخاری جلد ۱

(۸) علامہ یوسف نبھانی : انوار المحمدیہ، مطبوعہ ترکی ص ۱۵

(۹) عبدالرحمٰن بن جوزی : الوفا باحوال مصطفیٰ، مطبوعہ دار الکتب الحدیثیہ مصر

(۱۰) امام سیوطی (م۔۹۱۱ھ) : الحاوی الفتاوی ص ۲۲۱

(۱۱) امام احمد رضا بریلوی : شمول الاسلام، رضا اکیڈمی لاہور ص ۳۶

(۱۲) شیخ محمد رضا : محمد رسول اللہ مترجم مولوی محمد عادل تاج کمپنی کراچی ص ۲۰

(۱۳) محمد رسول اللہ : اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب ص ۲۴

(۱۴) ایضاً ص ۱۰

(۱۵) ایضاً ص ۱۰

(۱۶) ایضاً ص ۲۴

(۱۷) ایضاً ص ۲۵

(۱۸) علامہ ابن کثیر : السیرة النبویة، ۱ : ۱۷۷

(۱۹) علامہ الطبری : تاریخ، ۲ : ۱۷۴

(۲۰) محمد رسول اللہ : اردو دائرہ معارف اسلامیہ ص ۲۴

(۲۱) شیخ محمد رضا : محمد رسول اللہ ص ۱۲

(۲۲) ایضاً

(۲۳) ایضاً

(۲۴) علامہ القسطلانی : شرح علامہ زرقانی علی المواهب اللدنیہ، لبنان جلد ۱ ص ۳۱۰

(۲۵) ایضاً

(۲۶) ایضاً ص ۳۱۲

(۲۷) علامہ جلال الدین سیوطی : نشر العالمین المنیفین فی احیاء الابوین الشریفین، حیدر آباد

دکن
(۲۸) علامہ السیوطی : السبل الجلیلۃ فی الاباء العلمیہ، دکن
(۲۹) امام احمد رضا : شمول الاسلام، ص ۴۰
(۳۰) علامہ السیوطی : الحاوی الفتاوی، جلد ۲ ص ۲۳۶
(۳۱) ابن حجر العسقلانی : مقدمہ فتح الباری، جلد ا ص ۳۹۷
(۳۲) غلام مصطفیٰ مجددی : امام اعظم کے عقائد زاویہ ٹریڈرز لاہور، ص ۱۳۵+ فقہ اکبر کی بغیر تحریف عبارت کے لیے مدینہ منورہ میں قائم شیخ الاسلام لائبریری سے قدیم نسخہ دیکھیں، اس لائبریری میں یہ نسخہ موجود ہے ڈاکٹر محمد علوی مالکی : ذخائر محمدیہ مترجم مفتی محمد خان قادری، ص ۵۷
(۳۳) ابن حجر مکی :
(۳۴) قرآن حکیم : الاحزاب آیت (۵۷_۵۸)
(۳۵) قرآن حکیم : التوبہ /
(۳۶) امام بخاری و مسلم عن العباس بن عبد المطلب
(۳۷) امام جلال الدین السیوطی : بشری الکیئب بلقاء الحبیب مترجم محمد شریف نقشبندی، مطبوعہ ضیاء القرآن، لاہور، ص ۴۳
(۳۸) ایضاً ص ۴۷
(۳۹) ابن ہمام : فتح القدیر
(۴۰) امام ابو داؤد و ابن ماجہ
(۴۱) مولانا عبد الحامد بدایوانی ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور تصحیح العقائد ص ۱۰۱
(۴۲) امام مسلم : صحیح مسلم
(۴۳) مولانا عبد الحامد بدایوانی ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور تصحیح العقائد ص ۱۰۲
(۴۴) ایضاً ص ۲۴
(۴۵) صلاح الدین محمود : خاک حجاز کے نگہبان ص ۲۲
(۴۶) تاریخ نجد و حجاز ص ۴۵
(۴۷) صلاح الدین محمود : خاک حجاز کے نگہبان ص ۲۲
(۴۸) تاریخ نجد و حجاز ص ۳۰۵
(۴۹) ایضاً
(۵۰) علامہ اقبال : ارمغان حجاز

فیضان طیبہ لائبریری نے دینی علوم پر کثیر لٹریچر کے علاوہ عظیم الشان ماہنامہ کا

اجراء کیا ہے

یہ اسلامی، روحانی اور سائنسی علوم کا عظیم خزانہ

ماہنامہ سبیل الرّشاد لاہور

کے نام سے مقبول ہو چکا ہے۔ اس کا ہر شمارہ خصوصی ہوتا ہے اس شمارے میں

☆ قرآن حکیم ☆ حدیث نبوی ☆ فقہ اسلامی ☆ تاریخ اسلام ☆ تقابل ادیان ☆ علم طب

☆ اسلامی عقائد ☆ سوانح اکابر و اولیاء اللہ ☆ مسائل شریعت ☆ تبصرہ کتب اور دیگر اہم موضوعات پر علماء کرام کی تحریریں شامل ہوتی ہیں ☆ ماہنامہ سبیل الرشاد اردو کے علاوہ عربی اور انگلش زبان میں بھی مضامین شائع کرتا ہے اور طلباء و طالبات کی تحریروں کو خصوصی اہمیت دیتا ہے

☆ تازہ شمارہ شائع ہو گیا ہے قیمت: صرف ۶ روپے

برائے رابطہ: فیضان طیبہ لائبریری ۵۔ بی اعوان پارک نزد نورانی مسجد شاہ کمال اچھرہ لاہور

ماہنامہ کنزالایمان لاہور کا **قائد اعظم نمبر**

شائع ہو چکا ہے اس شمارے میں قائد اعظم کی شخصیت کے ان گوشوں کو اجاگر کیا گیا ہے جن کے بارے میں لوگ شک و شبہ میں مبتلا ہیں

☆ قائد اعظم کا بارگاہ رسالت میں مقام

☆ قائد اعظم کیسا پاکستان چاہتے تھے؟ ☆ کیا قائد اعظم شیعہ تھے، جیسے موضوعات تحقیقی انداز میں بیان کیے گیے ہیں صفحات: ۱۶۰، قیمت: =/۳۵

ملنے کا پتہ:

ماہنامہ کنزالایمان دہلی روڈ صدر بازار، لاہور چھاؤنی

قائد اعظم بارگاہ رسالت میں

کے موضوع پر مایہ ناز تحقیق شائع ہو گئی ہے

مصنف: سید صابر حسین شاہ بخاری

☆ کتاب ہذا میں مخالفین پاکستان کی قلعی کھولی گئی ہے

☆ حقائق کا تحقیقی مجموعہ ہے ☆ بانیء پاکستان کا عشق رسول ﷺ بیان کیا گیا ہے

☆ ان کی دین اسلام سے محبت کو اجاگر کیا گیا ہے

قیمت مع ڈاک خرچ: ۱۵ روپے

ملنے کا پتہ:

بزم رضویہ ۳/۷ ۴ اداتا نگر بادامی باغ لاہور